السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تیرہویں :

قولواء امنا باللہِ وَما أُنزِلَ إِلَينا وَما أُنزِلَ إِلىٰ إِبرٰهۦمَ وَإِسمٰعيلَ وَإِسحٰقَ وَيَعقوبَ وَالأَسباطِ وَما أوتِىَ موسىٰ وَعيسىٰ وَما أوتِىَ النَّبِيّونَ مِن رَبِّهِم لا نُفَرِّقُ بَينَ أَحَدٍ مِنهُم وَنَحنُ لَهُ مُسلِمونَ ١٣٦ ... سورة البقرة

''کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہماری طرف اتاری گئی اس پر اور جو (صحیفے) ابراہیم علیہ السلام اور اسمعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد کی طرف سے نازل کئے گئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئیں ان پر اور جو اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے ملیں ان پر (سب پر ایمان لائے) ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اس (اللہ وحدہ) کے فرماں بردار ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کریمہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ تمام انبیاء کرام علیہ السلام پر اور کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اس پر ایمان لانا چاہیے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام انبیاء کرام علیہ السلام اور ان پر نازل کردہ صحیفوں اور کتابوں پر وجوب ایمان کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں کرتا اس آیت کریمہ میں درحقیقت یہود نصاریٰ کی تردید ہے جو یہ کہتے تھے یہودی یا عیسائی بن جاؤ ہدایت پا جاؤ گے جیسا کے اجمالی طور پر اس آیت کریمہ میں بھی ان کی تردید ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا''

قُل بَل مِلَّةَ إِبرٰهۦمَ حَنيفًا وَما كانَ مِنَ المُشرِكينَ ١٣٥ ... سورة البقرة

اے پیغمبر ان سے کہہ دیجیے (نہیں) بلکہ (ہم) دین ابراہیم علیہ السلام اختیار کئے ہوئے ہیں جو ایک اللہ کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں نہ تھے''

اس آیت کے یہ معنی نہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہ السلام میں موت وحیات کے اعتبار سے کوئی تفریق نہیں ہے کیونکہ سیاق آیت سے ایسی کوئی راہنمائی نہیں ملتی بلکہ اگر راہنمائی ملتی ہے تو وہ جو ہم نے ذکر کی ہے نیز انبیاء کرام علیہ السلام نے بھی ایسی کوئی دعوت نہیں دی تھی لہذا اس کے یہ معنی بیان کرنا آیت کے سیاق کے خلاف اس کی معنوی تحریف ہوگی۔ اگر بالفرض (لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ) کو عموم پر محمول کر لیا جائے کہ جنس موت و حیات کے اعتبار سے انبیاء کرام علیہ السلام میں کوئی فرق نہ ہو تو یہ بات امر واقع اور حقیقت کے خلاف ہوگی کیونکہ موت وحیات کی صفات انواع اقسام زمان ومکان اور عمر کی درازی وکمی کے اعتبار سے حضرات انبیاء کرام علیہ السلام میں بہت فرق تھا اسی فرق ہی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات کو بہت طول دے دیا گیا، زندگی بسر کرنے کے لئے جگہ بھی بدل دی گئی اور اس طویل ترین زندگی کے بعد وہ وفات پائیں گے اور جیسا کہ دیگر بہت سے امور میں وہ اپنے انبیاء علیہ السلام بھائیوں سے مختلف ہیں اس موت وحیات کے مسئلہ میں بھی ان سے مختلف ہیں جیسا کہ سابقہ نصوص سے یہ ثابت ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38